



سوال

(4) 'رحمون' کا علم صرف اللہ کے پاس ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن پاک میں ا تعالیٰ کی ایک صفت باس الفاظ بیان ہوئی کہ ”وہ ہی پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے۔“ [۳۱/ لقمان: ۳۳]

یعنی ماں کے پیٹ میں زیادہ ہے اس کا علم صرف ا تعالیٰ کو ہے جبکہ آج جدید سائنس کے ذریعے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں بچہ ہے یا بچی۔ اس کے متعلق ذہنی ابھن کا شکار ہوں براہ کرم قرآن پاک اور حدیث کی روشنی میں جواب دے کر مجھے مطمئن کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن پاک کی کوئی صراحت امر واقع سے متعارض نہیں ہے، اگر کوئی بظاہر قرآن پاک کے خلاف ہو تو امر واقع محض دعویٰ ہوگا، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں یا پھر قرآن پاک کا امر واقع سے تعارض صریح نہیں ہوگا کیونکہ قرآن پاک کی صراحت اور واقع کی حقیقت دو قطعی امر ہیں اور دو قطعی چیزوں میں کبھی تعارض نہیں ہوتا۔ اس تمہید کے بعد ہماری گزارش ہے کہ آج جدید سائنس، مثلاً: الرٹاساؤنڈ کے ذریعے اطباء حضرات کا دعویٰ ہے کہ وہ ماں کے پیٹ میں زیادہ ہونے کے متعلق معلومات فراہم کر سکتے ہیں، اگر یہ محض دعویٰ ہے تو اس کے متعلق گفتگو کی ضرورت نہیں ہے، یہ بات ہمارے مشاہدہ میں ہے کہ بیوی خاوند نے اپنا شوق فضول پورا کرنے کے لیے کسی ڈاکٹر کی خدمات حاصل کیں، اس نے جدید آلات کے ذریعے زوجین کو تسلی دی کہ آپ کے ہاں پھول جیسا بچہ پیدا ہوگا لیکن ولادت اس کے برعکس ہوئی، یعنی بچی پیدا ہوئی، بیسیوں واقعات شہادت کے طور پر پیش کیے جاسکتے ہیں۔ اگر یہ جدید ”تحقیق“ نشانے پر مبنی ہے اور ڈاکٹر کی پیشین گوئی کے مطابق بچہ ہی پیدا ہوتا ہے تو بھی آیت قرآن پاک کے خلاف نہیں ہے، کیونکہ آیت ایک غیبی امر پر دلالت کرتی ہے۔ اور جنین کے متعلق غیبی امر صرف یہ نہیں کہ وہ زہے یا مادہ، بلکہ حدیث کے مطابق شکم مادر کے اندر جب استقرار حمل ہوتا ہے تو پہلے نطفہ ہوتا ہے، پھر منجد خون، اس کے بعد گوشت کا لوتھڑا، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے، ان مراحل میں جدید آلات سے معلوم نہیں کیا جاسکتا ہے کہ شکم مادر میں زہے یا مادہ، اس کے بعد شکل و صورت بنتی ہے۔ قرآن پاک کی تصریح کے مطابق یہ سب کچھ تاریخوں کے اندر ہی ہوتا رہتا ہے، حتیٰ کہ وہ جنین مقررہ وقت کے بعد انسان کی شکل و صورت لے کر ماں کے پیٹ سے باہر آجاتا ہے۔ ان تین پردوں میں پہلا پردہ ماں کا پیٹ، دوسرا ماں کے اندر رحم اور تیسرا رحم کے اندر جھلی جس میں وہ بچہ ملفوف اور محفوظ ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ چار ماہ کے بعد جب جنین میں روح ڈالی جاتی ہے تو اس کی عمر، اس کی روزی، خوشحال ہوگا یا تنگ دست، نیز یہ نیک، سخت ہوگا یا بد، سخت، یہ تمام باتیں لکھ دی جاتی ہیں اور یہ رحم کے مراحل میں شامل ہیں۔ آیت کریمہ میں اس کے زیادہ ہونے کو امور غیبی میں شمار ہی نہیں کیا گیا۔ اسی طرح سنت میں بھی اس کی صراحت نہیں ہے کہ ”مانی الارحام“ سے مراد اس کا زیادہ ہونا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ شکم مادر کے اندر جب بچہ تین اندھیروں میں پرورش پاتا ہے تو جدید آلات سے ان اندھیروں کو زائل کیا جاسکتا ہے اور اس کی تصویر بھی لی جاسکتی ہے اور یہ



کوئی بعید بات نہیں ہے۔ کیونکہ ا تعالیٰ نے ایسی قوی شعائیں پیدا کر رکھی ہیں جو اندھیروں کو پھاڑ دیتی ہیں اور یہ واضح ہو جاتا ہے کہ جنین زبے یا مادہ، جسم کے اندر ٹوٹے ہوئے اعضاء کو اےکسرے کے ذریعے معلوم کیا جاسکتا ہے تو جدید الٹراساؤنڈ سے اندھیرے میں تصویر بھی لی جاسکتی ہے اور ایسا کرنا قرآن پاک کے خلاف نہیں ہے، اس کے باوجود ہم کہتے ہیں کہ ان اطباء کا علم محض ظن و تخمین پر مبنی ہے کوئی یقینی بات نہیں ہے۔ جبکہ قرآن پاک کا دعویٰ حقیقت پر مبنی ہے۔ واضح رہے کہ عربی قواعد کے اعتبار سے ”نافی الأرحام“ روح پڑنے سے پہلے تک ہے جب اس میں روح پڑ جائے تو ”ما کی حدود سے نکل جاتا ہے، واضح رہے کہ ہمارے نزدیک قبل از وقت جنین کے متعلق معلومات حاصل کرنا کہ زبے یا مادہ محل نظر ہے۔ کیونکہ یہ ایک فضول شوق جو بلا ضرورت ہے، اسلام ایسے فضول کاموں کی اجازت نہیں دیتا۔ [واللہ اعلم]

حذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2، صفحہ: 47